پانی کی حفاظت اور اسلامی تعلیمات: ایک تحقیقی جائزہ

Water Conservation and Islamic Teachings: A Scholarly Evaluation

ڈاکٹر محمد نعیم[i] 　　 ڈاکٹر عبادالرحمن[ii] 　　 ڈاکٹر محمد زبیر[iii]

Abstract

Water is one of the blessings of Almighty Allah, a natural things on which the life of human beings, animals, and plants depend. If the water continues to be wasted, there will be a shortage of it. Similarly, even if it becomes contaminated, the lives living things will be endangered. According to estimate, contaminated water is the source of many deadly diseases such as hepatitis, diarrhea, and typhoid etc. Water pollution is caused in several ways, including chemical of factories, hospitals and human waste. If it not disposed properly, it dissolves in water and when mixed with clean water of canals, rivers and with groundwater become contaminated and thus this becomes harmful to agriculture and contaminates crops and vegetables, similarly by polluted drinking water it causes diseases. Islamic teachings emphasizes the importance of protecting and keeping water clean because just as it is a means of survival, and also essential for purity. It has been declared as half faith and has been made obligatory for the performance of worship. This article emphasizes water conservation in the light of Islamic teachings. It is hoped that this article will be able to play an important role in water conservation.

Key Words: Water Conservation, Human being, Animal Life

تعارف

پانی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک قدرتی نعمت ہے، جس پر انسان، جانور اور نباتات کی زندگی کا انحصار ہے، اگر یہ پانی ضائع ہوتا رہے تو اس کی کمی آئے گی۔ اسی طرح اگر یہ آلودہ ہو جائے تو بھی انسانوں، جانوروں اور نباتات کی زندگی کو خطرہ لاحق

i 　 اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان

ii 　 سابقہ اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، زرعی یونیورسٹی، پشاور

iii 　 اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان

ہو گا۔ایک اندازے کے مطابق آلودہ پانی بہت سی مہلک بیماریوں کا ذریعہ بنتی ہے، جیسے کہ ہیپاٹائٹس، دست اور ٹائیفائیڈ وغیرہ۔ پانی کی آلودگی کئی طریقوں سے پیدا ہوتی ہے۔ جن میں کارخانوں سے خارج ہونے والے کیمیائی مواد، شفاخانوں اور انسانی فضلہ جات شامل ہیں۔ اگر اسے اچھی طرح ٹھکانہ نہ لگایا جائے تو یہ پانی میں گھل جاتا ہے اور جب یہ صاف پانی کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے جس سے نہروں، ندیوں اور زمین کے تہہ میں موجود پانی آلودہ ہو جاتا ہے اور یوں یہ پانی زراعت کے لئے بھی مضر بن کر فصلوں اور سبزیوں کو اپنے ساتھ آلودہ بناتا ہے۔اسی طرح پینے کے پانی کو آلودہ بنا کر یہ سب امراض کا باعث بنتا ہے۔اسلام نے پانی کی حفاظت اور صاف رکھنے کی خصوصیت سے تاکید کی ہے، کیونکہ یہ جس طرح زندگی کی بقاء کا ذریعہ ایسا ہی طہارت کے لئے بھی ضروری ہے۔ جسے نصف ایمان قرار دے کر عبادت کی آدائیگی کے لئے لازمی ٹھہرایا گیا ہے۔اس مقالے میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پانی کی حفاظت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔امید ہے کہ یہ مقالہ پانی کی حفاظت میں اہم کردار ادا کر سکے گا۔

پانی کی ماہیت

پانی آکسیجن اور ہائیڈروجن کے ایک خاص درجہ حرارت اور دباؤ پر کیمیائی تعامل سے ایک بے رنگ، بے بو اور بے ذائقہ مرکب کی صورت ہے [1]۔ پانی ایک قدرتی کیمیائی عنصر ہے جو زمین پر زندگی برقرار رکھنے کے لئے بنیادی ضرورت کا حامل ہے۔ پینے، کھانا پکانے، صفائی اور دیگر گھریلو کاموں کے علاوہ مختلف صنعتوں اور تعمیرات کے لئے بھی پانی استعمال ہوتا ہے۔ ماہرین کے اندازوں کے مطابق شہری علاقوں میں ہر شخص کو روزانہ تقریباً ۱۳۰تا ۲۲۷ اور دیہی علاقوں میں ۶۸تا ۹۱ لیٹر پانی کی ضرورت ہوتی ہے [2]۔

پانی کی اہمیت اور قرآن کریم

کائنات کی پیدائش سے قبل پانی موجود تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ فِيْ سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ [3]

"اور وہ (اللہ) ایسا ہے کہ سب آسمان اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا اور اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا۔"

آیت کی تشریح میں عبدالماجد دریاآبادیؒ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کی حکومت اس عالم کے پیدائش سے پہلے اس عالم پر تھی جو اس سے پہلے موجود تھا یعنی "عالم اب" پانی پر، قرآن کریم نے دوسری جگہ جاندار مخلوق کا مادہ حیات پانی بتایا ہے [4]۔"

پانی زندگی کا ذریعہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ[5]

"اور ہم نے پانی سے ہر جاندار چیز کو بنایا ہے کیا پھر بھی یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔"

ای خلقنا من المآء کل حیوان[6]

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ[7]

جدید ماہرین علم الحیات کی تحقیق ہے کہ ہر جاندار کی تخلیق کا عنصر اصلی Protoplasm کا ہوتا ہے جس کا غالب حصہ پانی ہوتا ہے[8]۔ ڈاکٹر ہارون یحیٰ لکھتے ہیں:

"ہر جاندار پانی کے بغیر نہیں رہ سکتا، جس کا مطلب یہ ہے کہ پانی کے بغیر زندگی کا وجود تو کجا، تصور بھی ناممکن ہے[9]۔"

زندگی کے وجود کے لئے مائع پر مبنی ماحول پہلی بنیادی شرط ہے۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے تمام مائعات میں سے موزوں ترین کے بغیر کوئی اور نہیں[10]۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِن مَّاءٍ[11]

"اور اللہ نے ہر چلنے والے جاندار کو پانی سے پیدا کیا ہے۔"

انسان کی پیدائش پانی ہی کے ذریعہ ہے

پانی کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم نے انسان کو متوجہ کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ آپ کا وجود بھی پانی کا مرہون منت ہے۔ ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ[12]

"اے لوگوں اگر تم دوبارہ زندہ ہونے سے شک میں ہو تو ہم نے تم کو مٹی بنایا، پھر نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر بوٹی سے۔"

اس آیت میں انسان کی پیدائش کا ذکر پہلے نطفہ سے، پھر خون سے کیا ہے، جس میں بیشتر حصہ پانی کا ہوتا ہے۔ ہر انسانی جسم کا ۷۰ فیصد حصہ پانی پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہمارے جسمانی خلیات میں بھی پانی کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ ہمارے رگوں میں دوڑتے پھرتے خون کا بھی بڑا حصہ پانی ہی ہے[13]۔ دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے:

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَاء بَشَراً فَجَعَلَہُ نَسَباً وَصِهْراً وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْراً[14]

"اور وہ ایسا ہے جس نے پانی سے آدمی پیدا کیا، پھر اس کو خاندان والا اور سسرال والا بنایا اور تیرا پروردگار بڑی قدرت والا ہے۔"

آیت کی تشریح میں علی بن احمد واحدیؒ فرماتے ہیں:

"الماء النطفہ "پانی سے مراد نطفہ ہے[15]۔"

اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِن سُلَالَةٍ مِّن مَّاء مَّهِیْنٍ"[16]

"پھر بنائی اس کی نسل نچڑے ہوئے بے قدر پانی سے۔"

ایک اور ارشاد ہے:

أَلَمْ نَخْلُقكُّم مِّن مَّاء مَّهِیْن[17]

"کیا ہم نے تم کو ایک بے قدر پانی سے نہیں بنایا۔"

اور اسی طرح فرمایا ہے:

خُلِقَ مِن مَّاء دَافِقٍ[18]

"وہ ایک اچھلتی پانی سے پیدا کیا گیا۔"

ایک اور جگہ فرمایا:

وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِیْ الْأَرْضِ وَإِنَّا عَلَى ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ فَأَنشَأْنَا لَكُم بِهِ جَنَّاتٍ مِّن نَّخِیْلٍ وَأَعْنَابٍ لَّكُمْ فِیْهَا فَوَاكِهُ كَثِیْرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ[19]

"اور ہم نے آسمان سے مقدار کے ساتھ پانی برسایا پھر ہم نے اس کو زمین میں ٹھہرایا، اور ہم اس کے معدوم کر دینے پر قادر ہیں، پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے باغ پیدا کئے کھجوروں کے اور انگوروں کے، تمہارے واسطے ان میں بکثرت میوے بھی ہیں اور ان میں سے کھاتے بھی ہو۔"

پانی کی ضرورت

انسان، حیوان اور نباتات کے وجود اور بقا پانی کے وجود پر ہے پانی نباتات کے افزائش کا ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَهُوَ الَّذِیَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ[20]

"اور وہ ایسا ہے جس آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے ہر قسم کے نباتات کو نکالا۔"

وَمَا أَنزَلَ اللّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاء فَأَحْيَا بِهِ الأرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَآبَّةٍ[21]

"اور پانی میں جس کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے برسایا پھر اس سے زمین کو تروتازہ کیا اس کے خشک ہوئے پیچھے اور ہر قسم کے حیوانات اس میں پھیلادیئے۔"

ایک اور ارشاد ہے:

وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاء اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ[22]

"اور اے مخاطب تو زمین کو دیکھتا ہے کہ خشک ہے پھر اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر قسم کی خوشنما نباتات اگاتی ہے۔"

اسی طرح ارشاد ہے:

وَهُوَ الَّذِیْ أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْراً بَيْنَ يَدَیْ رَحْمَتِهِ وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُوراً لِنُحْيِیَ بِهِ بَلْدَةً مَّيْتاً وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَاماً وَأَنَاسِیَّ كَثِيْراً[23]

"اور وہ ایسا ہے کہ اپنی باران رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ خوش کر دیتی ہیں اور ہم آسمان سے پانی برساتے ہیں جو پاک صاف کرنے کی چیز ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے مردہ زمین میں جان ڈال دیں اور اپنی مخلوقات میں سے بہت سے چارپایوں اور آدمیوں کو سیراب کریں۔"

پینے کا میٹھا ہونا اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِیْ تَشْرَبُونَ أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ لَوْ نَشَاء جَعَلْنَاهُ أُجَاجاً فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ[24]

"اچھا پھر یہ بتاؤ کہ جس پانی کو تم پیتے ہو، اس کو بادل سے تم برساتے ہو، یا ہم برسانے والے ہیں، اگر ہم چاہیں اس کو کڑوا کر ڈالیں تو تم شکر کیوں نہیں کرتے۔"

مختصر یہ کہ آپ کسی بھی سمت نظر اٹھائیں، آپ کو ہر طرف پانی کسی نہ کسی شکل میں ضرور ملے گا، حتیٰ کہ اپنے بدن بازوں، ہاتھ، پیر، غرض پورے جسم کو اگر ہم دیکھیں تو پانی پر مشتمل ہے، ایک صحت مند انسان کے بدن میں چالیس سے پچاس لیٹر تک پانی موجود ہوتا ہے[25]۔ اسی طرح ارشاد ربانی ہے:

وَاللّهُ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا[26]

"اور اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کیا۔"

ماہرین کے تحقیق کے مطابق بیکٹریا اور زمین میں موجود دیگر زندہ اشیاء کے جینیاتی کوڈ پانی سے حرکت میں آجاتے ہیں اور بیج اگنے لگتا ہے[27]۔

هُوَ الَّذِيْ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُونَ يُنبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيْلَ وَالأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ إِنَّ فِيْ ذَلِكَ لآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُون[28]

"وہ ایسا ہے جس نے تمہارے واسطے آسمان سے پانی برسایا جس سے تم کو پینے کو پانی ملتا ہے، اور جس سے درخت ہیں جن میں تم چرنے چھوڑ دیتے ہو اس سے تمہارے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے، بیشک اس میں سوچنے والوں کے لئے دلیل ہے۔"

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيْعَ فِيْ الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعاً مُّخْتَلِفاً أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرّاً ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَاماً إِنَّ فِيْ ذَلِكَ لَذِكْرَى لِأُوْلِيْ الْأَلْبَابِ[29]

"کیا تونے اس پر نظر نہیں کی کہ اللہ تعالی نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس کو زمین کے سوتوں میں داخل کر دیتا ہے پھر اس کے ذریعہ سے کھیتیاں پیدا کرتا ہے جس کی مختلف قسمیں ہیں پھر وہ کھیتی بالکل خشک ہو جاتی ہے سو اس کو تو زرد دیکھتا ہے، پھر اس کو چورا کر دیتا ہے اس میں اہل عقل کے بڑی عبرت ہے۔"

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْداً وَسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلاً وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجاً مِّن نَّبَاتٍ شَتَّى"[30]

"وہ ایسا ہے جس نے تم لوگوں کے لئے زمین کو فرش بنایا اور اس میں تمہارے واسطے راستے بنائے اور آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس کے زریعہ سے اقسام مختلفہ کے نباتات پیدا کئے۔"

ہمارے سیارے زمین کا اکثر حصہ جو تین چوتھائی (75 فیصد) پر مشتمل ہے۔ پانی سمندروں، دریاؤں، جھیلوں، تالابوں، ندی نالیوں، پہاڑوں پر برف اور ہوائی بخارات کی صورت میں موجود ہے۔ جس میں سے ۹۷ فیصد آبی ذخائر، ۲ فیصد برف اور ایک فیصد فضائی آبی بخارات کی شکل میں ہے، ماہرین کے مطابق دنیا میں موجود کل پانی کا صرف ۳ فیصد حصہ صاف پانی خیال کیا جاتا ہے، جس میں سے 75 فیصد برف کی صورت میں منجمد ہے، باقی ماندہ 25 فیصد میں سے 24 فیصد زمینی پانی ہے، جب کہ ایک فیصد بارش کا پانی ہوتا ہے[31]۔

پینے کے پانی کے ذرائع

ہمیں پینے کا پانی تین ذرائع سے ملتا ہے، زیر زمین ذخائر، سطح زمین پر موجود ذخائر اور بارش۔ زیر زمین ذخائر میں سے کنویں، چشمے یہ دو شکلیں ہیں جو کہ پانی کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالی نے اپنی قدرت سے پانی زمین میں ایک خاص فاصلہ پر رکھا ہے جس کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے:

وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِيْ الْأَرْضِ وَإِنَّا عَلَى ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ[32]

"اور ہم نے آسمان سے مقدار کے ساتھ پانی برسایا پھر ہم نے اس کو زمین میں ٹھہرایا اور ہم اس کے معدوم کر دینے پر قادر ہیں۔"

دوسری جگہ ارشاد ہے:

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْراً فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاء مَّعِينٍ[33]

"آپ کہ دیجئے کہ اچھا یہ بتلاؤ کہ اگر تمہارا پانی نیچے کو غائب ہی ہو جاوے سو وہ کون ہے جو تمہارے پاس سوت کا پانی لے آئے"

سطح زمین کے اوپر آبی ذخائر دریا، جھیلیں، ندی نالے اور تالاب زمین پر جمع ہونے والے آبی ذخائر ہیں۔ سورہ نوح میں نوح علیہ السلام اپنی قوم کو اللہ کی طرف دعوت دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَاراً[34]

"اور (اللہ تعالی) تمہارے لئے باغ لگادیگا اور تمہارے لئے نہریں بہادیگا۔"

قوم سبا کی نافرمانیوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالی فرماتا ہے:

فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَى أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِّن سِدْرٍ قَلِيلٍ[35]

"سوانہوں نے سرتابی کی تو ہم نے ان پر بند کا سیلاب چھوڑ دیا۔ اور ہم نے ان کے ان دورویہ باغوں کے بدلے اور دو باغ دیدئے جن میں یہ چیزیں رہ گئیں بدمزہ پھل اور جھاؤ اور قدرے قلیل بیری۔"

پانی زندگی کے لئے ایک اہم عنصر ہے اس کی اہمیت کے پیش نظر قرآن اور احادیث نبویہ میں مختلف توحید ورسالت سمجھانے کے لئے پانی اور بارش کی مثالیں دی گئی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ نبوت کی افادیت سمجھانے کے لئے کافی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

مثل مابعثنى الله به من العلم والهدى كمثل الغيث الكثير أصاب ارضا فكان منها نقية قبلت الماء فأنبتت الكلأ والعشب الكثير وكانت منها أجادب أمسكت الماء فنفع الله بها الناس فشربوا وسقوا وزرعوا[36].

"جس علم اور ہدایت کے ساتھ اللہ تعالی نے مجھے بھیجا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی زمین پر بہت بارش ہو جاتی ہے تو اس زمین میں سے کچھ بہترین قسم کا ہوتا ہے جو اس پانی کو جذب کر کے چارہ اور بہت سبزہ اگاتا ہے اور کچھ اس میں سے سخت نشیبی ہوتا ہے جو پانی کو محفوظ کرتا اور اللہ تعالی اس کے ذریعے سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے لوگ اس سے پیتے ہیں اور جانوروں کو پلاتے ہیں اور کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔ بارش اللہ تعالی کی بڑی نعمت ہے اور زمین کی حیات ہے جس کا ذکر اللہ تعالی نے قرآن کریم میں جگہ جگہ فرمایا ہے، بارش سے پہلے بادل آتا ہے جس کا قرآن کریم میں کئی جگہ تذکرہ موجود ہے، جو کہ کبھی تو اللہ تعالی کی قدرت کا ذکر کرتا ہے اور کبھی آخرت کی دوبارہ زندگی کی مثال دیتا ہے۔"

بادل کیسے آتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے کیسے اس نعمت کو فطری اصول کا پابند بنایا ہے۔ سائنسی نظریہ کے مطابق بادلوں کے بننے کے لئے زمین سے بھاپ اٹھتا ہے، جو فضاء میں دو ذرائع سے آتا ہے اس کا پہلا ذریعہ سمندروں، دریاؤں، ندی نالوں اور دیگر پانی کے ذخائر کی سطح سے سورج کی تمازت کی مدد سے تیز رفتاری کے ساتھ فضا میں بھاپ اٹھتا ہے۔ دوسرا ذریعہ درخت، پودے اور سبزہ کے دیگر اقسام کے سبب پانی بخارات کی شکل میں فضاء میں اڑتا رہتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اوسطاً ہر پودا جذب کئے ہوئے پانی کا ۹۹ فی صد حصہ فضا میں خارج کرتا ہے یہ دونوں قسم کے بخارات ہوا میں شامل ہوتے ہیں، جیسے جیسے یہ بخارات فضاء میں اوپر جا کر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں، ایک خاص حد تک اونچائی پر پہنچنے کے بعد پانی کے بخارات رقیق شکل اختیار کر کے ننھے ننھے قطروں میں تبدیل ہوتا ہے۔ ہوا کے دیگر اجزاء کے ساتھ مل کر یہ پانی کے قطرے بادل بناتے ہیں جب تہ در تہ بہت سارے بادل اکھٹے ہو جاتے ہیں، تو فضاء میں ایک بننے کے بعد بادل ہوا میں اڑتے رہتے ہیں، ہوا کے ذریعے یہ کبھی کئی کئی کلو میٹر تک چلے جاتے ہیں اور کبھی بالکل نیچے آجاتے ہیں جس رخ ہوا چلتی ہے، یہ بادل بھی ادھر کو ہو لیتے ہیں، پانی کے یہ ننھے ننھے قطرے جو اپنے کم وزن کی وجہ سے بادلوں سے گر کر آتے ہیں، اس دوران وہ ننھے قطروں ہوا سے ٹکراتے ہوئے نیچے آتے ہیں، جس کو ہم بارش کہتے ہیں [37]۔ اس عمل کو آبی چکر کا نام دیا گیا ہے۔ بارش کا پانی زمین پر برسنے کے بعد کچھ تو زمین جذب ہوتا ہے اور کچھ جھیلوں اور تالابوں کا رخ کرتا ہے اسی طرح پہاڑی علاقوں میں ٹھنڈ کی زیادتی کی وجہ سے بارش کا پانی برف بن کر پہاڑوں پر جمتا ہے، جبکہ باقی ماندہ پانی زمین کے سطح پر بہہ کر دریاوں تک پہنچتا ہے جس اخری ٹھکانا سمندر رہوتا ہے مذکورہ حدیث میں بھی اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

زندگی اور پانی

انسانی زندگی کے بقا کا انحصار پانی پر ہے انسان خوراک کے بغیر مہینوں زندہ رہ سکتا ہے مگر پانی کے بغیر چند دن زندہ رہنا ہی ممکن ہے، کسی بھی بالغ انسان کے بدن کا دو تہائی حصہ پانی پر مشتمل رہتا ہے۔ جسم انسانی کو تین ذرائع سے مائع پہنچتا ہے۔

1. پانی اور دیگر سیال مادوں مثلاً دودھ وغیرہ۔
2. خوراک کے اجزآء میں موجود پانی، جیسا کہ پھلوں اور سبزیوں کے ذریعہ سے۔
3. نظام تنفس کے ذریعے ہوا میں موجود پانی۔ جسمانی ضرورت پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے پیاس کی صورت پیدا کی ہے، جس کے ذریعے جسم کو مناسب مقدار میں پانی ملتا رہتا ہے، پانی بدن میں خوراک ہضم ہونے کا ذریعہ ہے ہضم شدہ خوراک

پانی کے ساتھ بدن کے مختلف حصوں تک پہنچتا ہے اور جسم سے فاضل مواد خارج ہوتا ہے۔

پانی کمیاب ہوتا جارہا ہے

ماہرین کے اندازوں کے مطابق مستقبل میں پینے اور آب پاشی کا پانی کم ہو کر عالمی خصومات کا سبب بنے گا۔ خصوصا مشرق وسطی میں پانی اہم مسئلہ بن جائے گا ، کیونکہ افریقہ کے ساحل کئی سالوں سے بارش سے محروم ہیں، جس کی وجہ سے حیوانات اور انسانی غذا کی کمی ہے اور بہت سے حیوانات اور انسان بھوک کی وجہ سے مر گئے ہیں اور باقی انسانی آبادی نقل مکانی کر رہی ہے[38]۔

پانی کی صفائی اور اسلامی تعلیمات

پانی صاف رکھنے پر اسلامی تعلیمات میں خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ ہم پانی آلودگی سے پاک رکھے۔ ابو ھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لا يبولن أحدكم فی الماء الدائم الذی لا يجری ثم يغتسل فيه

"تم میں سے کوئی ایک جگہ رکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اس میں غسل کرے۔"

اور جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے ایک جگہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے[39]۔ علماء اسلام نے ان احادیث کو بطور مثال قرار دے کر اس طرح کے تمام نجاسات اور گندگیوں سے پانی کو بچانے کا حکم دیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:

"اس سے کو فرق نہیں پڑتا کہ پیشاب انسان کا ہو یا کوئی دیگر نجاست ہو[40]۔"

اور علامہ نوویؒ کا قول ہے:

"پانی میں براز کرنا بھی پیشاب کرنے جیسا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ قبیح عمل ہے۔ و راسی طرح اگر کسی برتن میں پیشاب کرکے پانی میں بہایا جائے یا نہر کے کنارے پیشاب کرے یہ سب اس منع کرنے میں داخل ہے[41]۔"

اس پر مزید مرتب کرتے ہوئے علامہ نوویؒ نے فرمایا ہے کہ پانی کے قریب بول و براز کرنا اگرچہ پانی تک نہ پہنچے مکروہ ہے، کیونکہ اس بارے حدیث "نهى عن البراز فی الموارد وقارعة الطريق"[42] میں عام منع آیا ہے کہ آپ ﷺ نے لوگوں کے گزرگاہ اور پانی کے راستہ میں براز سے منع فرمایا ہے[43]۔

بیت الخلا کے لئے اگر حفاظتی تدابیر نہ ہو تو پانی آلودہ ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اس وجہ سے حدیث میں کنویں کے ارد گرد چالیس زراع تک بیت الخلاء بنانے سے منع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

حریم البئر اربعون زراعاً[44]

"کنویں کا حریم چالس زراع[45] ہو گا۔ حریم البئر سے مراد کنویں کے ارد گرد کا حصہ ہے[46]۔"

حریم البیر کے چالیس ہاتھ ہونے کا حکم اس وقت کی بات ہے جب رہائشی زمین میں پانی صاف کرنے کی صلاحیت وافر مقدار میں موجود تھی۔ لہذا اب مناسب حد مقرر کیا جا سکتا ہے۔

ایک جگہ ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

لا يغسل أحدكم في الماء الدائم و هو جنب[47]

"تم میں سے کوئی بھی ایک جگہ ٹھہرے ہوئے پانی میں جنابت کا غسل نہ کرے۔"

پانی کے برتن ڈھانپ کے رکھنے کا حکم دیا ہے جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

غطوالاناء وأكوا السقاء

برتنوں کو ڈھانپ لو اور مشکیزوں کے منہ باندھ لو۔"

دوسری روایت میں جابرؓ فرماتے ہیں:

امرنا رسول اللہ ﷺ أن نوكي اسقيتنا و نغطي انيتنا"[48]

"رسول اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اپنے مشکیزوں کے منہ کو باندھ لیں اور اپنے برتنوں کو ڈھانپ لیں۔"

اور عائشہؓ فرماتی ہیں:

كنت اصنع لرسول الله ﷺ ثلثةانية من الليل مخمرة اناء لطهوره واناء لسواكه واناء لشرابه[49]

"میں رسول اللہ ﷺ کے لئے تین برتن ڈھانپ کر کے رکھتی تھی۔ ایک وضوء کے لئے ایک مسواک کے لئے اور ایک پینے کے لئے۔ کھانے پینے کی اشیاء میں پھونک اور سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔"

ابو قتادہؓ اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اذا ا شرب احدكم فلا يتنفس في الاناء[50]

"جب تم میں کوئی پانی پیتا ہو تو برتن میں سانس نہ لے۔"

ابن عباسؓ فرماتے ہیں:

لم يكن رسول الله ﷺ ينفخفي طعام ولا شراب ولا يتنفس في الاناء[51]

"رسول اللہ ﷺ کھانے اور پینے کی اشیاء میں پھونک نہیں مارتے تھے، اور نہ برتن میں سانس لیتے تھے۔"

ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو فرمایا:

اذا تنفست فتح الماء عن وجهک قال فانی اری القذاة فأنفخها قال فاذا رأیتها فاهرقها ولا تنفخها[52]

"جب تم سانس لیتے ہو تو پانی اپنے منہ سے ہٹاؤ، اس آدمی نے کہا میں کبھی کوئی تنکا پانی میں دیکھتا ہوں تو پھونکتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا اس کو بہاؤ اور پھونک مت دو۔"

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے:

نھی رسول اللہ ﷺ عن الشرب من ثلمة القدح وعن ینفخ فی الشراب[53]

"رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ برتن کے ٹوٹنے سے پیا جائے یا پینے کی اشیاء میں پھونکا جائے۔"

ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان اول ما یسأل یوم القیامة یعنی العبدمن النعیم أن یقال له الم نصح لک جسمک و نرویک من الماء البارد[54]

"قیامت کے دن بندہ سے سب سے پہلے جن نعمتوں کا پوچھا جائے گا، تو اس میں یہ ہو گا کیا میں نے تجھے صحت نہیں دیا تھا اور تجھے ٹھنڈا پانی نہیں پلایا تھا۔"

ان احادیث سے مندرجہ ذیل باتیں حاصل ہوئیں۔

1. پانی اللہ کی نعمت اور قیمتی اثاثہ ہے اسے ضائع نہ کیا جائے۔
2. پانی پیتے وقت برتن میں سانس نہ لیا جائے۔
3. کھانے پینے کے برتن میں پھونک نہ مارا جائے۔
4. برتن کے سم سے پانی نہ پیا جائے۔
5. پانی پینے کے بعد اس قیمتی نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے۔

اسلامی تعلیمات نے اسراف اور تبذیر سے منع فرمایا ہے اور اسراف کرنے والوں کو شیطان کا بھائی ٹھہرایا ہے۔ اسراف کو ممنوع قرار دیتے ہوئے وضوء میں بھی ممنوع قرار دیا ہے۔ عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور اس کے دادا سے روایت کرتا ہے:

ان رجلاً اتی النبی ﷺ فقال یا رسول اللہ ﷺ کیف الطهور فدعا بمآء فی انآء فغسل کفیه ثلاثا ثم غسل و جهه ثلاثا ثم مسح برأسه و ادخل بالسبا بتین باطن اذنیه ثم غسل رجلیه ثلثاً ثلثاً ثم قال هکذا الوضوء فمن زاد علی هذا او نقص فقدأساء و ظلم[55]

"رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا وضوء کیسے کی جاتی ہے یارسول اللہ ﷺ، تو رسول اللہ ﷺ نے ایک برتن میں پانی منگوایا پھر دونوں ہاتھ تین دفعہ دھوئے پھر چہرہ دھویا پھر سر پر مسح کیا اور اپنی شہادت کی انگلیاں کانوں میں داخل کئے پھر دونوں پاؤں تین دفعہ دھوئے پھر فرمایا وضوء اس طرح ہوتا ہے، پس جس نے اس سے زیادہ کیا یا اس سے کم کیا تو اس نے اچھا نہیں کیا اور ظلم کیا۔"

عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ نے سعدؓ کو وضوء کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا سعد! یہ کیا اسراف ہے سعدؓ نے کہا یارسول اللہ وضوء میں بھی اسراف ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نعم ولو کنت علی نھر جار'' ہاں وضوء میں بھی اسراف ہے اگرچہ تو جاری نہر پر وضوء کر رہا ہو[56]۔ انسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ایک مد سے وضو کیا کرتے تھے اور ایک صاع سے پانچ مد تک پر غسل کیا کرتے تھے[57]۔"

ان احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ وضو میں بھی اسراف کرنا جائز نہیں اور اسراف یہ نہیں کہ کسی چیز کی کمی کی صورت میں زیادہ استعمال کیا جائے۔ بلکہ ضرورت سے زیادہ استعمال کرنا اسراف ہے۔ وضو کا مسنون طریقہ تین دفعہ اعضاء کا دھونا ہے۔ تین دفعہ سے زیادہ دھونا ضرورت سے زیادہ ہے۔ اس لئے یہ اسراف بن گیا۔

پانی آلودہ ہونے سے بچانے کے ذریعے لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ بنانا بھی صدقہ ہے

لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھنا بھی صدقہ ہے۔ سعید بن ابو بردہ اپنے والد اور وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ ، فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: يَعْمَلُ بِيَدِهِ، فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: يُعِينُ ذَا الحَاجَةِ المَلْهُوفَ قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ، وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ[58]

"تم میں سے ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے صحابہ نے پوچھا اگر کسی کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو فرمایا اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کما کر صدقہ کرے، صحابہ نے عرض کیا اگر یہ بھی نہ ہو فرمایا: کسی ضرورت مند کی مدد کرے، فرض کیا گیا کہ اگر یہ بھی نہ پائے، فرمایا: پھر نیکی کا کام کرے اور لوگوں کو شر پہنچانے سے اپنے آپ کو دور رکھے بس یہ بھی صدقہ ہے۔"

مسلمان وہ ہے جس کے زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ انسؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلْخَيْرِ، مَغَالِيقَ لِلشَّرِّ، وَإِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلشَّرِّ مَغَالِيقَ لِلْخَيْرِ، فَطُوبَى لِمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَفَاتِيحَ الْخَيْرِ عَلَى يَدَيْهِ، وَوَيْلٌ لِمَنْ جَعَلَ اللَّهُ مَفَاتِيحَ الشَّرِّ عَلَى يَدَيْهِ[59]

"لوگوں میں سے بعض خیر کے دروازے کو لنے والے اور شر کے دروازے بند کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور بعض لوگ شر کے

دروازے کولنے والے اور خیر کے دروازے بند کرنے والے ہوتے ہیں۔ پس خوشخبری ہے ان کے لئے جس کے ہاتھ اللہ تعالی نے خیر کے دروازے کولے اور ہلاکت ہے ان کے کے لئے جس کے ہاتھ اللہ تعالی نے شر کے دروازے کولے۔"

پانی کے کمیاب ہونے کے اسباب

جیسا کہ ذکر کیا گیا کہ ماہرین کے اندازوں کے مطلب پانی کم ہوتا جارہا ہے۔ ہمارے خیال میں اس کے دو اسباب ہیں۔

پہلا سبب: پانی کا بے جا استعمال اور اسراف جس کا ذکر کیا گیا۔

دوسرا سبب: پانی کے کمیابی کے اسباب میں سے ایک سبب اللہ تعالی کی ناراضگی ہے۔ انسان کا محسن حقیقی اللہ تعالی کی ذات بابرکت ہے۔ پانی سمیت تمام نعمتیں عطیہ باری تعالیٰ ہے۔ ان نعمتوں کے بدلے میں انسان کو چاہئے کہ اپنے حقیقی محسن اور مربی کو پہچانے اور اس کے ہر حکم کی تعمیل کرے اور اس کی نافرمانی سے بچے اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْراً فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاء مَّعِينٍ[60]

"تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر ہو جائے صبح کو پانی تمھارا خشک پھر کون ہے جو لائے تمھارے پاس پانی ستھرا۔"

قرآن کریم نے پانی کی افادیت کا بیان کر کے اسے بحری نقل وحمل، زرعی استعمال، صفائی اور مشروب قرار دیا ہے۔ پانی اللہ تعالی کی نعمتوں میں سے ایک قدرتی نعمت ہے جس پر انسان جانور اور نباتات کی زندگی کا انحصار ہے۔ اگر یہ پانی ضائع ہوتا رہے تو پانی کی کمی آئے گی۔ پہلے زمانے میں پانی گھریلو استعمال کے لئے ڈول سے نکالا جاتا تھا، جس میں پانی کا ضیاع کم تھا۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں بجلی کے موٹر چلنے سے پانی زیادہ ضایع ہوتا ہے۔ چیف جسٹس آف پاکستان نے منرل واٹر کمپنیوں پر پانی کی قیمت ادا کرنے کا حکم دیا ہے جو کہ احسن اقدام ہے۔ کیونکہ مشترکہ اثاثہ کو اتنی بڑی سطح پر ذاتی کمائی بنانے کی اجازت نہ دینا احسن اقدام ہے۔ اس کے ساتھ صنعتی اور گھریلو استعمال میں جب پانی بے دریغ ضائع کیا جاتا ہے، اس کے لئے بھی ضابطہ اخلاق بنانے کی ضرورت ہے۔

سفارشات

پانی موجود اور آئندہ آنے والے نسلوں کا مشترکہ سرمایا ہے، اس لئے گزارش ہے کہ پانی کے ذخائر کی حفاظت کے لئے منصوبہ بندی پر کام تیز کیا جائے خصوصیت کے ساتھ۔ بالائی علاقے چونکہ آلودگی سے دور ہوتے ہیں اور بارشیں زیادہ ہوتی ہیں، نیز پہاری علاقہ ہونے کی بنا بند بنانے میں آسانی ہوتی ہے، لہذا وہاں پانی ذخیرہ کرنے سے زراعت اور پینے دونوں کے کے لئے

مفید بن سکتا ہے۔ پانی کی حفاظت کرکے ہر قسم کی کیمیائی اور الائشی آلودگی سے بچایا جائے۔ گھروں اور مکانات میں گٹر کا مین ہول پینے اور زراعت کے پانی سے دور بنایا جائے۔ آج کل گھریلو سطح پر بیت الخلا سے نکلنے والی غلاظت ٹھکانے لگانے کے لئے گہرا کنواں کھودا جاتا ہے، جس کے سبب میٹھا پانی صاف ہونے کی صلاحیت کم ہوتی جارہی ہے۔ جس کی مثال حیات آباد پشاور کی زمین ہے۔ جہاں پر گھروں کے اندر زمین میں کھڈہ کرکے لیٹرین اور غسل خانوں کے استعمال شدہ پانی گہری زمین کی جانب دھکیل دیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے زیر زمین پانی آلودہ ہو کر پینے کے کے لئے مضر صحت بن جاتا ہے، جو کہ شرعی طور پر حرام ہے۔ مناسب قانون سازی کرکے قابل سزا جرم قرار دیا جائے۔ کارخانوں کے کیمیکل سے آلودہ فضلہ نہروں اور ندیوں کی طرف دھکیلنے کو مؤثر قابل سزا جرم قرار دیا جائے۔ پانی اور کھانے پینے کے برتن ڈھانپ کرکے رکھا جائے۔ پانی ضایع نہ کیا جائے، وضوء اور ہاتھ منہ دھونے کے لئے لوٹا استعمال کرنے سے پانی کی ضیاع میں کمی آسکتی ہے۔ مکان وغیرہ فرش کی صفائی چالو پائپ کے بجائے لوٹا استعمال کرکے کیا جائے۔ پانی اور کھانے پینے کی اشیاء میں پھونک نہ مارا جائے۔ پانی اور دیگر مشروبات پیتے وقت برتن میں سانس نہ لیا جائے، بلکہ سانس لیتے وقت برتن منہ سے دور کیا جائے۔ بغیر دیکھے اور برتن وغیرہ کی ٹونٹی سے پانی نہ پیا جائے اور سب سے بڑھ کر پانی اللہ تعالی کی بہت بڑی نعمت ہے لہذا اس کی استعمال میں اللہ کی نعمت کی بے قدری سے بچا جائے اور استعمال کے بعد اللہ تعالی کے شکر ادا کرنے میں کوتاہی نہ کیا جائے۔

حواشی وحوالہ جات

1 نصرا ے چوہدری، پانی اور ماحول (مطبع و سن اشاعت نامعلوم) ص: 1

2 نفس مصدر: 2

3 سورۃ ھود 11: 7

4 عبد الماجد دریا آبادی، ترجمہ و تفسیر (مطبع و سن اشاعت نامعلوم) تحت آیت سورۃ ھود 11: 7

5 سورۃ الانبیاء 21: 31

6 الزمخشری، جار اللہ محمود بن عمرو بن احمد، الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل (بیروت: دار الکتب العربی، 1407ھ) تحت الآیۃ المذکورۃ

7 سورۃ ابراہیم 14: 32

8 تفسیر ماجدی، تحت آیت مذکورہ

9 ہارون یحیٰ، کائنات کی تخلیق (مطبع و سن اشاعت نامعلوم) ص: 107

10 نفس مصدر

11 سورۃ النور24: 45

12 سورۃ الحج22: 5

13 کائنات کی تخلیق: 107

14 سورۃ فرقان25: 54

15 علی بن احمد الواحدی، الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز(بیروت: دار القلم، دمشق، 1415ھ)2: 782

16 سورۃ الم سجدہ32: 8

17 سورۃ المرسلات77: 20

18 سورۃ الطارق86: 61

19 سورۃ المؤمنون23: 18- 19

20 سورۃ الانعام6: 99

21 سورۃ البقرۃ2: 164

22 سورۃ الحج22: 5

23 سورۃ الفرقان25: 48- 49

24 سورۃ الواقعہ56: 68- 70

25 کائنات کی تخلیق: 106

26 سورۃ النحل16: 65

27 شفیع حیدر، قرآن اور ماحولیات (مطبع و سن اشاعت نامعلوم) ص: 91

28 سورۃ النحل16: 10-11

29 سورۃ الزمر39: 21

30 سورۃ طٰہٰ20: 53

31 پانی اور ماحول: 2

32 سورۃ المؤمنون23: 18-19

33 سورۃ الملک68: 30

34 سورۃ نوح71: 12

35 سورۃ سبا34: 16

36 امام بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری(بیروت: دار طوق النجاۃ، 1422ھ) کتاب العلم، باب فضل من علم و علم

37 ڈاکٹر محمد اسلم، سائنس نامہ، انجمن فروغ سائنس (نئی دہلی: ذاکر نگر، نئی دہلی، 1993ء) ص: 31-37

38 الیاس سلامہ، استغلال الماء، مجلۃ العربی، عدد 391، دسمبر 1991ء

39 امام مسلم، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم (بیروت: دار طوق النجاۃ (س۔ن) کتاب الطھارۃ، باب النھی عن البول

40 العسقلانی، ابن حجر احمد بن علی، فتح الباری (بیروت: دار المعرفۃ، 1379ھ) 1: 348

41 النووی، یحیی بن شرف، شرح صحیح مسلم (بیروت: داراحیاء التراث العربی، 1392ھ) 3: 188

42 ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابوداؤد (قاہرہ: مکتبۃ ابن تیمیہ، (1422ھ)، کتاب الطھارۃ، باب المواضع التی نہی النبی ﷺ عن البول فیہا

43 شرح صحیح مسلم 3: 188

44 أحمد بن حنبل، مسند أحمد (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، 1422ھ) باقی مسند المکثرین، باقی المسند السابق

45 زراع 18 انچ یا نصف گز (مفتی محمد شفیع، اوزان شرعیہ (کراچی: اوزان شرعیہ، ادارۃ المعارف (س۔ن)) ص: 49

46 ابن منظور، لسان العرب (قاہرہ: دارالکتب العلمیۃ (س۔ن) مادہ "حرم" 12: 125

47 امام النسائی، احمد بن شعیب، سنن نسائی (حلب: مکتبۃ المطبوعات الاسلامیہ، 1406ھ) کتاب الطھارۃ، باب النھی عن اغتسال الجنب فی الماء الدائم

48 صحیح مسلم، کتاب الاشربہ، باب الأمر تغطۃ الاناء وایکاء السقاء

49 ابن ماجہ، محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجہ (حلب: مکتبۃ المطبوعات الاسلامیہ، 1406ھ) کتاب الطھارۃ وسننہا، باب تغطۃ الاناء

50 صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب النھی عن الاستنجاء بالیمین

51 سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمہ، باب النفخ فی الطعام

52 مسند أحمد، باقی سند المکثرین، مسند أبی سعید الخدری

53 سنن ابوداؤد، کتاب الاشربۃ، باب فی الشرب من ثلمۃ القدح

54 الترمزی، محمد بن عیسی، سنن ترمذی (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، 1422ھ) ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ، باب وعن سورۃ الھاکم التکاثر

55 سنن ابوداؤد، کتاب الطھارۃ، باب الوضوء ثلثا

56 مسند احمد، مسند المکثرین من الصحابہ، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص

57 صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء

58 صحیح البخاری، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ، حدیث (10)

59 سنن ابن ماجہ، حدیث (230)

60 سورۃ الملک 67: 30